



سوال

(154) ہم غیر اسلامی ممالک میں پڑھاتے ہیں اور اپنی نقدی بنکوں میں رکھتے ہیں کیا ہم اس پر فائدہ لے سکتے ہیں یا ہم باطل کی اعانت کرتے ہوئے اسے چھوڑ دیں؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہم غیر مسلموں کے ملکوں میں رہتے ہیں۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے ہمیں وافر مال و دولت سے نوازا ہے۔ جس کی حفاظت ہم سے مطالبہ کرتی ہے کہ اس مال کو کسی امر کیلئے بنک میں رکھیں۔ لہذا ہم سوچیں بغیر اپنی رقم ان بنکوں میں رکھتے ہیں۔ بنکوں والے اس بات پر بہت خوش ہیں اور ہمیں بے وقوف ہونے کا طعنہ دیتے ہیں۔ کیونکہ ہم جو سودی رقم ان کے ہاں چھوڑ دیتے ہیں، اسے وہ عیسائیت کی نشر و اشاعت پر صرف کرتے ہیں... جبکہ یہ مال مسلمانوں کا ہوتا ہے۔

میرا سوال یہ ہے کہ ہم اس مال سے خود کیوں نہ فائدہ اٹھائیں۔ اس سے مسلمان فقراء کی مدد کریں یا مساجد اور اسلامی مدارس تعمیر کریں۔ اگر کوئی مسلمان یہ فائدہ لے لے تو کیا وہ گنہگار ہوگا جبکہ وہ اس مال کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں صرف کر دے۔ جیسے مجاہدین کو چندہ دے دے۔ (محمد - ع - ی - امریکہ)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

سودی بنکوں میں اپنی رقم رکھنا ناجائز ہے۔ اس سے کچھ فرق نہیں پڑتا کہ اس بنک کو قائم کرنے والے مسلم ہیں یا غیر مسلم۔ کیونکہ اس کام میں گناہ اور سرکشی پر اعانت ہے اگرچہ سود نہ لیا جائے۔ لیکن جب کوئی شخص رقم کی حفاظت کے لیے یہ کام کرنے پر مجبور ہو اور سود نہ لے تو ان شاء اللہ اس میں کوئی حرج نہیں۔ کیونکہ اللہ عز و جل فرماتے ہیں:

وَقَدْ فَضَّلْنَا لَكُمْ تَحْرِمَ عَلَيكُمْ إِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ إِلَيْهِ ۚ ۱۱۹ ... الأَنْعَام

”اور جو کچھ اللہ نے تم پر حرام کیا ہے، اسے کھول کر بیان کر دیا ہے۔ الا یہ کہ تم کسی بات پر مجبور ہو جاؤ۔“

اور اگر سود لیتا ہے تو یہ کبیرہ گناہ ہے۔ کیونکہ سود بڑے بڑے گناہوں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی کتاب کریم میں اور اپنے امین رسول ﷺ کی زبان پر حرام قرار دیا ہے اور بتلایا کہ مٹا دینے کی چیز ہے اور جو شخص اس کے درپے ہو اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے جنگ کی۔ مالدار لوگ یہ کر سکتے ہیں کہ وہ اپنے اموال سے نیکی اور احسان کی راہوں میں اور مجاہدین کی مدد میں خرچ کریں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کام پر اجر عطا فرمائے گا اور اس سے عوض عطا فرمائے گا۔ جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ فرماتے ہیں:

الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَعَلَانِيَةً فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۚ ۲۷۴ ... البقرة

”جو لوگ اپنے اموال رات کو اور دن کو، خفیہ اور علانیہ خرچ کرتے ہیں تو اللہ کے ہاں ان کے لیے اجر ہے۔ انہیں نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔“



نیز فرمایا:

وَمَا نَفَقْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ وَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ۳۹ ... سب

”جو کچھ تم خرچ کرو گے تو اللہ اس کا عوض عطا فرمائے گا اور وہ بہترین رزق دینے والا ہے۔“

یہ آیات زکوٰۃ و صدقات سب کو عام ہیں اور رسول اللہ ﷺ کی صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَا نَقَصَ مَالٌ مِنْ صَدَقَةٍ، وَمَا زَادَ اللَّهُ عَبْدًا عَبْدًا بَعْفُوًّا إِلَّا عَرًّا، وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلَّهِ إِلَّا رَفَعَهُ))

”صدقہ سے مال کم نہیں ہوتا اور جو شخص معاف کر دے اللہ تعالیٰ اس کی عزت ہی بڑھاتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کی خاطر تواضع سے پیش آئے، اللہ اسے بلند کر دیتا ہے۔“

نیز یہ بھی آپ ﷺ کی صحیح حدیث سے ثابت ہے، آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْجِحُ فِيهِ النَّاسُ إِلَّا يَنْزِلُ فِيهِ تَلْكَانِ : أَحَدُهُمَا يَقُولُ : اللَّهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقًا خَلْفًا وَالثَّانِي وَيَقُولُ اللَّهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقًا تَلْفًا))

”کوئی دن ایسا نہیں گزرتا کہ اس میں صبح کو دو فرشتے تازل ہوتے ہیں۔ ان میں سے ایک کہتا ہے۔ اے اللہ! خرچ کرنے والے کو عطا فرما۔ اور دوسرا کہتا ہے۔ اے اللہ! بخیل کے مال کو غارت کر۔“

نیک کے کاموں میں اور حاجت مندوں پر خرچ کرنے کی فضیلت میں آیات و احادیث بہت زیادہ ہیں۔ لیکن اگر صاحب مال سودی رقم لیتا ہے، خواہ لاء علمی کی بنا پر لے یا نرم رومی کی بنا پر، پھر اللہ اسے نیک بختی کی راہ دکھلا دے تو وہ ایسے مال کو نیک اور بھلائی کے کاموں میں صرف کر دے اور اپنے پاس ایسے مال سے کچھ نہ رکھے کیونکہ سود جس مال میں مل جائے اسے بھی مٹا دے گا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

يُحَقِّقُ اللَّهُ الرِّبَا وَيُزِيلُ الصَّدَقَاتِ ۲۷۶ ... البقرة

”اللہ تعالیٰ سود (کا زور) توڑتا اور صدقات کو بڑھاتا ہے۔“

اور تو فیق دینے والا تو اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ دار السلام

ج 1

محدث فتویٰ